بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۱۳

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۰ | ۲۱ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش | ۷ ماہ رجب ۱۳۶۱ھ | ۱۹ جولائی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۶۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کل ساڑھے چھ بجے شام کی گاڑی سے مرزا مبارک احمد صاحب ابن جناب مرزا عزیز احمد صاحب کی عیادت کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ حضور کے چاروں حرم بھی ساتھ ہیں۔ حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقامی امیر مقرر فرمایا ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہ العالی کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۷۔ ماہ رجب ۱۳۶۱ھ

مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین کرنے کا اعتراف کر لیا

"الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں بتایا گیا تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب جو اپنی کج فہمی کی بناء پر ہمیشہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ اعتراض کرتے چلے آرہے ہیں۔ کہ آپ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے۔ اور باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بار بار اس کی تردید فرمانے کے اس الزام کو دوہراتے رہتے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہاں تک تحریر فرما چکے ہیں:۔ کہ

"ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزت کرتے ہیں۔ اور ان کو خدا تعالےٰ کا نبی سمجھتے ہیں" (چشمۂ مسیحی)

"درحقیقت یسوع مسیح خدا کے نہایت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے اور ان میں سے ہے۔ جو خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں۔ اور ان میں سے ہے۔ جن کو خدا اپنے ہاتھ سے صاف کرتا۔ اور اپنے نور کے سایہ کے نیچے رکھتا ہے" (تحفہ قیصریہ صفحہ ۱۸)

"حضرت مسیح کے حق میں کوئی بے ادبی کا کلمہ میرے مونہہ سے نہیں نکلا۔ یہ سب مخالفوں کا افترا ہے" (تریاق القلوب صفحہ ۷)

مگر جیسا کہ خدا تعالےٰ کی سنت ہے کہ اس کے محبوب بندوں پر ازراہ شرارت جھوٹا الزام لگانے والا اس وقت تک نہیں مرتا جب تک ویسا ہی سچا الزام اس پر نہ لگ جائے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی اس زد کے نیچے آ گئے۔

انہوں نے اپنی تازہ تصنیف "اسلام اور مسیحیت" میں حضرت مسیح علیہ السلام کا ایسے رنگ میں ذکر کیا۔ جو نہایت ہی ہتک آمیز تھا۔ اس پر عیسائیوں نے بڑے غم و غصہ کا اظہار کیا۔ اور مسیحی رسالہ "اخوت" ۱۵ ماہ اپریل نے لکھا۔ کہ:۔

"مولوی ثناء اللہ خداوند مسیح کی توہین اور تذلیل کرنے میں ذرہ نہیں جھجکے"

اس کے بعد مولوی صاحب نے اپنے اخبار "اہلحدیث" (۳ر اپریل) میں ایک مضمون شائع کیا جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہتک اور توہین کو انتہا تک پہونچا دیا اور جب عیسائیوں میں اس کے خلاف شور برپا ہوا۔ تو بجائے اپنی ناروا حرکت پر پشیمان ہونے کے انہوں نے عیسائیوں سے یہ مطالبہ کیا۔ کہ "سخت الفاظ کی فہرست بنائیں"۔ گویا انہوں نے اس بات پر اصرار کیا۔ کہ انہوں نے ۳ر اپریل کے مضمون میں جو کچھ شائع کیا ہے۔ اس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی کوئی توہین نہیں کی۔ لیکن یہ واقعہ کے خلاف تھا۔ اور ہم نے لکھ دیا تھا۔ کہ ان سطور میں جو پیرایہ اختیار کیا گیا ہے وہ قطعاً مناسب نہیں۔ اور سوائے طعن و تشنیع کے کوئی ایسی بات بیان نہیں کی گئی۔ جس میں معقولیت کا رنگ پایا جائے۔ بے شک مسلمان حضرت مسیح علیہ السلام کو انسان۔ اور خدا کا نبی سمجھتے ہیں۔ نہ کہ خدا۔ اور خدا کا بیٹا۔ جیسا کہ عیسائی یقین کرتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے کسی کو یہ حق نہیں۔ کہ محض عیسائیوں کی دل آزاری کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر ایسے پیرایہ میں کرے۔ جو تہذیب و شرافت سے گرا ہوا ہو۔ اور جس میں ایک ایسی شخصیت کی توہین پائی جائے جس کی توقیر کروڑوں انسانوں کے دلوں میں جاگزین ہے"

اس پر بھی مولوی ثناء اللہ صاحب نے توجہ نہ کی۔ لیکن آخر انہیں تسلیم کرنا پڑا۔ کہ فی الواقعہ انہوں نے اپنے "اخبار" میں حضرت مسیح علیہ السلام کی ایسی توہین کی ہے۔ جو عیسائیوں کے لئے دلآزار ہے۔ اور اس پر انہیں اظہار افسوس بھی کرنا پڑا ہے۔ چنانچہ ۱۷ جولائی کے "اہلحدیث" میں انہوں نے "معذرت" کے عنوان سے لکھا ہے:۔

"اہلحدیث (۳ر اپریل) سن رواں میں ایک مراسلہ بعنوان "تثلیث کے خوابہائے پریشان" شائع ہوا تھا جس کے بعض فقرات کو مسیحی جرائد نے دل آزار سمجھ کر احتجاج کیا ہے۔ حضرت مسیح، ہم مسلمانوں اور مسیحیوں میں متفقہ طور پر مقدس بزرگ مسلّم ہیں۔ اس لئے ہم خود بھی ان الفاظ کی اشاعت کو ناپسند کرتے۔ اور افسوس کرتے ہیں"

دراصل یہ اظہار افسوس مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے اقرار ہے اس بات کا۔ کہ انہوں نے اپنے اخبار میں حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کی۔ اور اب کسی گرفت سے ڈر کر اس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اس طرح یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ گئی۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین کا جھوٹا الزام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لگایا۔ اس کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ نے ان کو اسی قسم کے سچے الزام کا ملزم قرار دے دیا۔ اور مولوی صاحب نے اس جرم کا خود اقرار بھی کر لیا ہے۔ کاش مولوی صاحب آئندہ خدا تعالےٰ کے خوف سے ڈر کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کوئی جھوٹا الزام لگانے یا دوہرانے سے باز رہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آریہ سماج کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

اور

معاصر "شیر پنجاب"

سکھ معاصر "شیر پنجاب" اپنے ۱۲ جولائی کے پرچہ میں لکھتا ہے۔

"انہی دنوں مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلام کا علم بلند کیا۔ وقت کی رفتار کے مطابق انہوں نے دلیل اور عقل سے اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینے کے لئے تحریر و تقریر کا سلسلہ جاری رکھا۔ مرزا صاحب کی یہ تحریک اس قدر کامیاب ہوئی۔ کہ انہوں نے پیغمبری کا دعوےٰ کیا۔ اور ان کا یہ دعوےٰ بھی ایک بڑی جماعت نے صحیح تسلیم کر لیا۔ مسلمانوں میں احمدی ہندوؤں میں آریہ سماجی مذہبی واقفیت کے اعتبار سے باقی جماعتوں پر فوقیت رکھتے تھے۔ احمدیوں کی تحریک تو اب تک زندہ ہے۔ مگر آریہ سماج کی تحریک ختم ہو چکی ہے۔ سنگھ سبھا کی تحریک کی جگہ اکالی تحریک نے لے لی۔ مگر اب سکھوں میں مذہب کے لئے وہ جوش ہے نہ وہ محبت۔ دھرم سے واقفیت کا نوجوانوں کو کوئی شوق نہیں"۔

یہ ایک غیر مسلم معاصر کی طرف سے اس پیشگوئی کے پورا کرنے کا علی الاعلان اعتراف ہے۔ جو اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آریہ سماج کے متعلق کی تھی۔ سکھوں اور ہندوؤں کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کی زندگی کا اقرار بھی دراصل اس جماعت کے بانی کی قوت قدسیہ اور زبردست جذبۂ تاثیر کا اقرار ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی جو مدافعت کی، اور اس پر اعتراضات کے جواب دلیل اور عقل کے ساتھ دیئے۔ غیر مسلم اس کے اثرات کے اعتراف پر مجبور ہو رہے ہیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں میں تا حال ایک طبقہ ایسا ہے۔ جو اپنے اس عظیم الشان محسن کی قدر و منزلت سے ناآشنا ہے۔ اور اس کے جاری کردہ چشمۂ فیض سے محروم ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں پر رحم کرے۔ اور انہیں حق کے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے ؛

وعدے اور وصولی کی اطلاع

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں شمولیت کی سعادت رکھنے والے بعض مجاہدین کی گفتگو سے معلوم ہوا ہے۔ کہ انہیں اپنا وعدہ یاد نہیں رہا۔ اور دفتر فائنشل سیکرٹری تحریک جدید میں آکر وعدہ کی رقم معلوم کر کے انہوں نے وعدہ ۳۱ جولائی سے پہلے پہلے ادا کر دیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ پس ضروری سمجھا گیا۔ کہ دفتر سے ہر ایک کو اس کے وعدہ اور وصولی کی اطلاع دی جائے۔ تا ان کو جہاں اپنے وعدہ کا علم ہو جائے وہاں ۳۱ جولائی سے پہلے داخل کر کے سابقون میں بھی شامل ہو جائیں۔

فائنشل سیکرٹری تحریک جدید

درخواست دُعا

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب عرصہ ایک سال سے بیمار ہیں۔ اور آج کل لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ان کے متعلق آخری اطلاع یہ ہے۔ کہ ان کی حالت تشویشناک ہے۔ احباب ان کے لئے درد دل سے دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے ؛ سید محمد احمد

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مانگنے والا کبھی نہ کبھی ضرور پالیتا ہے

"بہت لوگ کہتے ہیں کہ ہم بڑے متقی اور مدت کے نماز خواں ہیں۔ مگر ہمیں امداد الٰہی نہیں ملتی۔ جس کا سبب یہ ہے کہ رسمی اور تقلیدی عبادات کرتے ہیں۔ ترقی کا کبھی خیال نہیں۔ گناہوں کی جستجو ہی نہیں۔ سچی توبہ کی طلب ہی نہیں۔ پس وہ پہلے قدم پر ہی رہتے ہیں۔ ایسے انسان بہایم سے کم نہیں۔ ایسی نمازیں خدا کی طرف سے ذلیل لاتی ہیں۔ نماز تو وہ ہے۔ جو اپنے ساتھ ترقی لے آوے۔ جیسے طبیب کے زیر علاج ایک بیمار ہے ایک نسخہ وہ دس روز استعمال کرتا ہے۔ پر اس سے اس کو روز بروز نقصان ہو رہا ہے جب اتنے دنوں کے بعد فائدہ نہ ہو۔ تو بیمار کو شک پڑ جاتا ہے۔ کہ یہ نسخہ ضرور میرے علاج کے موافق نہیں۔ اور بدلنا چاہیئے۔ پس رسم اور رسمی عبادت ٹھیک نہیں۔ نمازوں میں دعائیں اور درود ہیں۔ یہ عربی زبان میں ہیں مگر تم پر حرام نہیں کہ نمازوں میں اپنی زبان میں بھی دعائیں مانگا کرو ورنہ ترقی نہ ہوگی۔ خدا کا حکم ہے کہ نماز وہ ہے۔ جس میں تضرع اور حضور قلب ہو ایسے ہی لوگوں کے گناہ دور ہوتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا ان الحسنات یذھبن السیئات یعنی نیکیاں بدیوں کو دور کرتی ہیں۔ یہاں حسنات کے معنی نماز کے ہیں۔ اور حضور اور تضرع اپنی زبان میں مانگنے سے حاصل ہوتا ہے۔ پس کبھی کبھی ضرور اپنی زبان میں دُعا کر لیا کرو۔ اور بہترین دُعا فاتحہ ہے۔ کیونکہ وہ جامع دُعا ہے۔ جب زمیندار کو زمینداری کا ڈھب آجائیگا تو وہ زمینداری کے صراط مستقیم پر پہونچ جائے گا۔ اور کامیاب ہو جائے گا۔ اسی طرح تم خدا کے ملنے کی صراط مستقیم تلاش کرو۔ اور دُعا کرو کہ یا الٰہی میں ایک تیرا گنہگار بندہ ہوں۔ اور افتادہ ہوں میری راہ نمائی کر۔ ادنیٰ اور اعلےٰ سب حاجتیں بغیر شرم کے خدا سے مانگو۔ کہ اصل معطی وہی ہے۔ بہت نیک وہی ہے۔ جو بہت دُعا کرتا ہے۔ کیونکہ اگر کسی بخیل کے دروازہ پر سوالی ہر روز جا کر سوال کرے گا۔ تو آخر ایک دن اس کو بھی شرم آجائیگی پھر خدا تعالےٰ سے مانگنے والا جو بے مثل کریم ہے کیوں نہ پائے۔ پس مانگنے والا کبھی نہ کبھی ضرور پالیتا ہے"۔ (الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۴ء)

بلا تفصیل رقوم کے متعلق ضروری اعلان

احباب جماعت بعض اوقات محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں چندہ بھجواتے وقت تفصیل درج نہیں کرتے۔ جس کی وجہ سے ایک معقول رقم عرصہ تک بلا تفصیل میں پڑی رہتی ہے۔ اور ایک لمبی خط و کتابت کے بعد تفصیل معلوم ہونے پر مختلف مدات میں تقسیم کی جاتی ہے۔ اس طرح دفتر ہذا اور احباب متعلقہ کا وقت اور خط و کتابت کا خرچ خواہ مخواہ ضائع ہوتا ہے۔ اس لئے جملہ عہدہ داران مال اور دیگر احباب کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ چندہ کے ساتھ ہی تفصیل ضرور بھیج دیا کریں۔ اور اگر تفصیل لمبی ہو۔ اور کوپن منی آرڈر میں کافی گنجائش نہ ہو۔ تو حسب ضرورت ایک پوسٹ کارڈ یا چٹھی کے ذریعہ بھیجدیا کریں۔ مگر یہ تفصیل بھی روپیہ کے ساتھ ہی محاسب صاحب کے نام ہونی چاہیئے۔ تاکہ اسی وقت اس کے مطابق روپیہ مختلف مدات میں تقسیم کر دیا جائے ؛

(ناظر بیت المال قادیان)

دعائے نعم البدل:- مہاشہ محمد عمر صاحب مبلغ کی چھوٹی بچی جو کچھ عرصہ سے بیمار تھی ۸ر وفا کو فوت ہو گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل کریں ؛

"شرائط بیعت"۔ "حدیث النبی" کا امتحان ماہ اکتوبر میں ہوگا۔ (مہتمم اطفال)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات شیخ محمد نصیب صاحب حجام قادیان

(بتوسط صیغہ تالیف تصنیف۔ قادیان)

(۱۰)

ماہوار تھوڑی سی رقم کا انتظام ہونے کی بنا پر حضرت اقدس نے توکلت علی اللہ سکول کی بنیاد رکھدی۔ جب حضرت مولوی صاحب کھانا تناول فرمانے کے بعد مطب میں واپس تشریف لائے۔ تو میں اس وقت اُن کی نشست کی جگہ کے پاس پہلے سے بیٹھا تھا۔ آپ نے میری ران پر ہاتھ مار کر فرمایا۔ کہ لے تُو نے ہمارے تو نیے توڑ لئے تھے۔ آج ہم تمہارے لئے سکول کا بندوبست کر آئے ہیں۔ اس کے بعد:۔ "تعلیم الاسلام ہائی سکول" کے عنوان سے سکول کے اجرا اور اس کی امداد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یا حضور کے ارشاد سے حضرت مولوی صاحب کی طرف سے اشتہار شائع کیا گیا۔ یہ ۱۸۹۸ء کا واقعہ ہے:۔

اس وقت نہ کوئی سکول کی عمارت تھی اور نہ ہی کوئی مدرس تھا۔ اور نہ ہی میرے سوائے کوئی مستقل طالب علم موجود تھا تاہم حضرت اقدس کے حکم سے جلد ہی سکول کا اجرا کر دیا گیا۔ طالب علم ادھر اُدھر سے پکڑ کر جمع کئے گئے۔ اور مفتی فضل الرحمن صاحب مرحوم۔ بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی۔ شیخ عبدالرحیم صاحب نومسلم۔ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی۔ منشی فضل الدین صاحب کلانوری۔ اور حافظ احمد اللہ صاحب مرحوم مدرس بنائے گئے۔ بعد میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ بھی سکول میں آکر ہمیں انگریزی پڑھایا کرتے تھے۔ اور میں اُن سے گھر پر عربی۔ فارسی بھی پڑھتا تھا۔ اور ان کی خدمت بھی کرتا تھا۔ سکول اوائل میں مرزا نظام الدین صاحب کی کوٹھڑیوں میں رہا۔ اس کے بعد مہمان خانہ میں حضرت اقدس کے حکم سے مکرمی شیخ یعقوب علی صاحب کو سکول کی ہیڈ ماسٹری کے لئے امرتسر سے بلایا گیا۔ جہاں وہ اخبار "الحکم" نکالا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت قاضی امیر حسین صاحب رضی اللہ عنہ کو امرتسر سے بطور مدرس دینیات بلایا گیا۔ جو کہ اس وقت ایم۔ اے۔ او ہائی سکول امرتسر میں مدرس دینیات تھے۔ سکول کے اجراء کے وقت سب سے بڑی جماعت اول مڈل کی تھی۔ اور میں اس میں پڑھتا تھا۔ بعد میں میرے ساتھ حافظ صوفی غلام محمد صاحب مبلغ ماریشس جو چودھری رستم علی صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس رہتے تھے۔ اور مرزا خدا بخش صاحب کے بھانجے مرزا محمد اسمٰعیل صاحب بھی آ ملے۔ ان دنوں میٹرک کی طرح مڈل کا امتحان بھی پنجاب یونیورسٹی کے زیر انتظام ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ سب سے پہلے سال یعنی جنوری سن ۱۹۰۰ء میں ہم تینوں طالب علم گوردوسپور مڈل کا امتحان دینے کے لئے! اور خدا کے فضل سے تینوں پاس ہو گئے:۔

اس اثنا میں کسی ایک بزرگ سکول کی ہیڈ ماسٹری کے لئے مقرر ہوئے۔ کیونکہ مکرمی شیخ صاحب "الحکم" کی ایڈیٹری میں مصروف رہتے تھے۔ اس لئے انہیں فارغ کرنے کے بعد چند ماہ ماسٹر قادر بخش صاحب رضی اللہ عنہ بعد ازاں ملک شیر محمد صاحب بی۔ اے ان کے بعد حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ جو جنوری سن ۱۹۰۹ء تک ہیڈ ماسٹر رہے۔ اور انہی کی شاگردی میں ہم نے سن ۱۹۰۱ء میں امتحان دیا:۔

(۱۱)

سن ۱۹۰۱ء میں حضرت قاضی امیر حسین صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک دوست کی لڑکی سے میری شادی کا انتظام کیا۔ قاضی صاحب اور لڑکی کے والدین راضی تھے۔ اور مجھے گھر داماد بنا کر جائداد وغیرہ بھی دیتے تھے۔ میرا بھی ارادہ تھا۔ مگر بعض دیگر احباب مثلاً حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ اور میاں معراج الدین صاحب عُمر رضی اللہ عنہ سخت ناپسند کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ تو حضور نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ سے جواب دلوایا۔ کہ استخارہ کرو اور اس کے بعد فیصلہ کر لو۔ چنانچہ میں نے ایک مدت تک استخارہ کیا۔ اور بہت دُعا کی۔ اس عرصہ میں قاضی صاحب جانے کے لئے مجھے مجبور کرتے تھے۔ اور لڑکی والے بھی بہت جلدی کر رہے تھے۔ اور طرح طرح کے لالچ دے رہے تھے۔ حتی کہ ریل کا کرایہ بھی مجھے بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا۔ ان کے اصرار پر جب میں جانے کے لئے تیار ہوتا۔ تو معاً بیمار ہو جاتا۔ آخر لڑکی کے والد خود لینے کے لئے قادیان آئے میں تو جانے کو تیار ہی تھا۔ مگر جونہی میں نے اُن کو دیکھا۔ میرے دل میں سخت انقباض پیدا ہو گیا۔ اور میں نے جانے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد یہ رشتہ شیخ فضل کریم صاحب ڈنگوی کے ساتھ ہوا۔ جو اُن دنوں میرے ساتھ ہی یہاں پڑھتے تھے۔ ان کے ہاں بعد میں ایک لڑکا بھی پیدا ہوا۔ مگر انجام اس رشتہ کا اچھا نہ ہوا اور وُہ طلاق دے کر چلے آتے۔ خدا نے محض اپنے فضل سے اس کے شر سے مجھے محفوظ رکھا۔ بعد ازاں میری شادی میرے ماموں صاحب کی بیٹی سے ہوئی۔ جو خدا کے فضل وکرم سے ۳۵ سال سے میری رفیقۂ زندگی ہے۔ الحمدللہ:۔

(۱۲)

سن ۱۹۰۱ء میں میں طالب علمی کے بعد سکول میں ملازم ہوا۔ اور ۵ جون سن ۱۹۰۲ء کو میری شادی کی تاریخ مقرر ہوئی۔ حضرت اقدس اور حضرت مولوی صاحب کی اجازت سے قاضی امیر حسین صاحب بھائی عبدالرحیم صاحب اور بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی اور غالباً چند اور دوست جن کے نام اب یاد نہیں۔ یہاں سے براتی بن کر گئے۔ جب میں دُلھن کو لے کر قادیان واپس آیا۔ تو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت کی۔ حضور نے ازراہ کرم میری دعوت منظور فرمائی۔ میاں عبدالرحیم صاحب حجام نے جو حضور کی حجامت بناتا۔ اور مہندی لگایا کرتا تھا۔ دعوت کا کھانا تیار کیا۔ زردہ کے چاول سخت رہ گئے۔ عبدالرحیم نے ویسے ہی بھیجدیئے۔ مگر حضور نے جیسا کہ عادت تھی۔ اس نقص کی پرواہ نہ کی:۔

(۱۳)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب جن دنوں لاہور میں ملازم تھے۔ ہر اتوار حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ میرے طالب علمی کے زمانہ کا ذکر ہے۔ کہ ایک دفعہ یہ اپنے ہمراہ اپنی بیوی۔ بچوں اور مکرمی محمد افضل صاحب مرحوم ایڈیٹر اخبار البدر کی اہلیہ یا والدہ کو بھی لائے۔ خود تو واپس چلے گئے۔ مگر مستورات یہیں رہ گئیں۔ بعد میں حضرت اقدس نے فرمایا کہ محمد نصیب ان کو لاہور پہونچا آئے۔ چنانچہ میں ساتھ گیا۔ اور چھوڑ آیا۔ مفتی صاحب ان دنوں مزنگ (لاہور) میں رہتے تھے۔

(۱۴)

سن ۱۹۰۳ء میں جب لمبے قیام کے بعد حضرت مولوی صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید اپنے وطن کو واپس جانے لگے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے خدام کے ساتھ آپ کو قادیان کے غربی جانب رخصت کرنے گئے۔ جب رخصت ہوتے وقت آخری مصافحہ کرنے لگے۔ تو اس وقت صاحبزادہ صاحب رو رہے تھے۔ یہاں تک کہ روتے روتے حضور علیہ السلام کے پاؤں پر گر پڑے۔ حضور علیہ السلام نے دو تین مرتبہ فرمایا۔ کہ ایسا نہ کریں۔ مگر وُہ نہ اُٹھے۔ آخر حضور نے فرمایا۔ الامر فوق الادب۔ یہ سنتے ہی صاحبزادہ صاحب اُٹھ کھڑے ہوئے۔ مگر پھر بھی زار زار رو رہے تھے:۔

(۱۵)

عفو بعد میں حضور کو کمال حاصل تھا۔ اور یہ امر آپ کی جبلت میں داخل تھا۔ نہ کہ تصنع کے طور پر۔ باوجود آنکھیں صاف اور موٹی ہونے کے کھلی نہ رہتی تھیں۔ بلکہ بند سی معلوم ہوا کرتی تھیں۔ جہاں نواب صاحب کا شہر والا مکان ہے۔ سب سے پہلے اسی جگہ لاہور سے ایک فوٹوگرافر غالباً لالہ شنکر داس کو فوٹو اتارنے کے لئے بلایا گیا۔ فوٹو اتروانے کی غرض غیر ممالک میں تبلیغ تھی۔ کہ جہاں حضور علیہ السلام نہیں پہونچ سکتے۔ یا کثرت سے وہاں کے لوگ یہاں نہیں آسکتے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ان تک حضور علیہ السلام کا فوٹو پہونچا دیا جائے۔ تاکہ قیافہ دان تصویر سے خط و خال دیکھ کر اندازہ لگالیں کہ یہ شخص صادق ہے۔ فوٹو لینے کے وقت فوٹوگرافر بار بار عرض کرتا کہ حضور آنکھیں کھولیں۔ حضور بڑے تکلف سے آنکھیں کھول کر اوپر نگاہ کرتے مگر پھر جلد ہی وہ اپنی اصلی حالت میں آکر بند ہو جاتیں۔ حضور کی ایک آنکھ کے پردہ پر نہایت سُرخ رنگ کا ایک تیل بھی نظر آتا تھا۔ جو بہت ہی خوبصورت معلوم ہوتا تھا۔

(۱۶)

چلتے وقت حضور تیزی سے چلتے تیز رفتار شخص ہی آپ کا ساتھ دے سکتا تھا۔ حضور تیز رفتاری کے ساتھ ہی تقریر بھی کرتے جاتے تھے۔ مگر حضور کا سانس نہیں پھولتا تھا حضور چلتے ہوئے دائیں بائیں قطعاً نہیں دیکھتے تھے۔ عام طور پر حضور علیہ السلام کی نگاہ اپنے پاؤں پر ہی رہتی تھی۔ اکثر اوقات حضور کو اتنا بھی علم نہ ہوتا تھا۔ کہ آپ کے ساتھ کون کون جا رہا ہے۔ حضور یہی سمجھتے کہ سبھی ساتھ جا رہے ہیں۔ چنانچہ کبھی کوئی بات دریافت کرنا ہوتی۔ تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو جو تیز نہ چلنے کے باعث پیچھے رہ جاتے۔ مخاطب فرماتے۔ مگر جب معلوم ہوتا کہ حضرت مولوی صاحب ساتھ نہیں۔ تو ٹھہر کر انتظار فرماتے۔ تا آنکہ حضرت مولوی صاحب دوڑ بھاگ کر ساتھ آملتے۔ اس کے بعد پھر تقریر کرتے ہوئے حضور آگے روانہ ہو پڑتے۔ مگر حضرت مولوی صاحب تھوڑی دُور ساتھ چل کر مجبوراً پھر پیچھے رہ جاتے ۔

یہ بھی حضور علیہ السلام کو خصوصیت حاصل تھی۔ کہ چلتے پھرتے ہوئے لکھتے جاتے تھے حضور عموماً جامنی رنگ کی سیاہی اور ہولڈر سے لکھا کرتے تھے۔ حضور کا خط بڑا پختہ تھا۔ اور ہر ایک کا کام نہ تھا کہ اسے پڑھ لے۔ خاکسار کو بھی حضور علیہ السلام کا خط پڑھنے کا ربط تھا۔

(۱۷)

عام طور پر چابیوں کا گچھا حضور علیہ السلام کے آزار بند سے بندھا ہوتا تھا۔ چلتے وقت بوجھ کی وجہ سے آزار بند کا سرا نیچے گرجاتا تو حضور جلدی سے اٹھا کر اوپر کر لیتے۔ پھر گرتا

جناب مولوی محمد علی صاحب کے خلاف خان بہادر میاں محمد صادق صاحب کے الزامات

مولوی محمد علی صاحب پر کچھ الزامات

خان بہادر میاں محمد صادق صاحب سابق جنرل سیکرٹری انجمن غیر مبایعین کا ایک مضمون ۱۲ مئی کے "الفضل" میں شائع ہوا تھا جس میں میاں صاحب موصوف نے بالفاظ مولوی محمد علی صاحب ان پر "کچھ الزامات" لگائے تھے۔ ان الزامات کے شائع ہونے پر غیر مبایعین میں ایک کھلبلی مچ گئی "پیغام صلح" کے علاوہ خود مولوی محمد علی صاحب نے ایک طول وطویل مضمون جواب میں لکھا جس میں حسب معمول اپنے غیظ وغضب کا تو خوب مظاہرہ کیا۔ اور میاں صاحب موصوف پر طعن وتشنیع کی بوچھاڑ بھی کی۔ لیکن میاں صاحب موصوف نے بقول مولوی محمد علی صاحب "تئیس چوبیس سال" ان کے ساتھ رہ کر اور بہت قریب سے ان کا مطالعہ کرکے اور ان کے طریق عمل کو ایک لمبے عرصہ تک دیکھ کر جو "الزامات" ان پر لگائے۔ ان کا کوئی جواب نہ دے سکے اور ادھر ادھر کی باتوں میں الجھ کر رہ گئے ۔

مولوی محمد علی صاحب کا جواب

اسی سلسلہ میں مولوی صاحب نے میاں صاحب موصوف کے الزامات کو ناقابل التفات قرار دیتے ہوئے لکھا۔

"یہ اختلاف تو اس دن واقع ہوا۔ جس دن ایک ذاتی معاملہ میں ہم سے کچھ ناراضگی پیدا ہوگئی۔ اسی دن سے میں بھی بُرا بن گیا ہوں اور انجمن بھی گردن زدنی ہوگئی"۔

مگر معلوم ہوتا ہے اس قسم کے تمام طریقوں کو کام میں لانے کے باوجود جب مولوی صاحب نے محسوس کیا۔ کہ الزامات کا ازالہ کرنے میں انہیں کامیابی نہیں ہوئی۔ تو اس "ذاتی معاملہ" سے پیدا شدہ "ناراضگی کو دُور کرنے میں لگ گئے۔ جس کی طرف صرف اشارہ کرنے سے زیادہ وہ کچھ نہ کہہ سکے تھے اور طرح طرح کی قیاس آرائیوں کا موقعہ پیدا کر دیا تھا ۔

ذاتی معاملہ میں ناراضگی کا ازالہ

معلوم ہوتا ہے مولوی صاحب کسی نہ کسی طرح اس خفیہ ذاتی معاملہ میں میاں صاحب موصوف کے آگے سر تسلیم خم کرکے ایک حد تک ان کی ناراضگی دُور کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور میاں صاحب نے اپنی خوشنودی کی سند انہیں عطا کر دی ہے۔ جسے چوکھٹے میں جلی قلم سے لکھا کر "پیغام صلح" (۱۰ جون) میں شائع کیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ الفاظ لکھے ہیں۔ کہ "معاصر "الفضل" غور سے پڑھے" چونکہ "پیغام صلح" کا یہ پرچہ ہمیں بر وقت نہ بھیجا گیا۔ اور خاص جدوجہد کرکے چند دوسرے پرچوں کے ساتھ منگانا پڑا۔ اس لئے ہمیں پہلے اس پر غور کرنے کا موقعہ نہ ملا۔ اور اب جب موقعہ ملا ہے۔ تو کئی باتیں قابل دریافت نظر آئیں۔ امید ہے "پیغام صلح" جس نے اس بارے میں ہمیں خود دعوت دی ہے۔ ہماری معروضات پر توجہ کرکے معقول جواب دے گا۔

پروانۂ خوشنودی

میاں محمد صادق صاحب سے رضامندی کا جو پروانہ حاصل کیا گیا ہے۔ وہ تمام و کمال یہ ہے۔

"کچھ غلط فہمیوں کی بناء پر گزشتہ دنوں میں میری طرف سے چند ایک تحریرات احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور اور حضرت مولانا محمد علی صاحب کے متعلق شائع ہوئی ہیں جس سے پبلک کو میرے اور انجمن مذکورہ و حضرت مولانا موصوف کے درمیان تعلقات کے متعلق شکوک پیدا ہوئے ہیں۔ اب چونکہ جملہ باتوں کا کماحقہ ازالہ ہوچکا ہے۔ اس لئے اب ان جملہ اختلافات کو ختم سمجھا جائے گا"۔

الزامات جوں کے توں ہیں

اس تحریر سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے۔ کہ میاں صاحب موصوف نے اس میں صرف ان شکوک کے ازالہ کا ذکر کیا ہے جو ان کی تحریروں سے ان کے اور مولوی محمد علی صاحب و ان کی انجمن کے درمیان تعلقات کے متعلق پیدا ہوئے۔ باقی وہ تمام الزامات جو میاں صاحب نے مولوی صاحب پر لگائے۔ ان کا کوئی ذکر نہیں۔ اور وہ جوں کے توں قائم ہیں۔ لیکن اگر "پیغام صلح" کھینچ تان کر اس تحریر کو ان الزامات کا بھی پردہ پوش بنانا چاہتا ہے تو مہربانی کرکے حسب ذیل امور پر غور کرے ۔

پہلا الزام

(۱) میاں محمد صادق صاحب تئیس ۲۳ چوبیس ۲۴ سالہ تجربہ اور مشاہدہ کے بعد اور مولوی محمد علی صاحب سے اس قدر محبت اور اخلاص کے باوجود کہ بالفاظ مولوی صاحب "میری تعریف میں انہوں نے وہ باتیں بھی کہیں جن کا میں شائد مستحق نہیں تھا" جو یہ الزام لگایا تھا۔ کہ وہ لوگ جو مولوی محمد علی صاحب کے قادیان سے چلے آنے کے وقت ان کے ساتھ آئے۔ وہ بھی ان کی رعونت تکبر اور نخوت کا شکار ہونے سے نہ بچے۔ کیا یہ غلط تھا۔ اگر غلط تھا۔ تو اس کے غلط اور بے بنیاد ہونے کا اعتراف میاں صاحب نے کن الفاظ میں کیا ہے۔

دوسرا الزام

(۲) ایک اور الزام میاں صاحب نے یہ لگایا تھا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب میں کینہ پروری۔ تنگ دلی اور تنگ نظری حد سے بڑھی ہوئی ہے۔ کیا یہ کسی غلط فہمی کی بناء پر کہا جاسکتا ہے۔ یا سالہا سال کے تجربہ کے بعد۔ اور جب یہ کہا گیا۔ تو اب اسے غلط کس بناء پر قرار دیا جاسکتا ہے۔

تیسرا الزام

(۳) ایک الزام یہ لگایا گیا تھا کہ مولوی صاحب ایسے اخلاق کے مالک ہیں۔ کہ مسلم ٹاؤن جہاں مولوی صاحب کی کوٹھی ہے کا کوئی معقول آدمی ان سے ملنا بھی پسند

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نہیں کرتا۔ آپ واقعی کینہ پرور تنگدل اور تنگ نظر ملا ہیں۔ کیا اب چند دن کے اندر اندر مولوی محمد علی صاحب نے اپنے اخلاق میں خاص تبدیلی پیدا کرلی ہے اور وہ ایسے خوش اخلاق۔ وسیع القلب اور وسیع النظر بن گئے ہیں۔ کہ مسلم ٹاؤن کے تمام معقول آدمی دن رات ان کے گرد حلقہ باندھے رہتے ہیں۔ اگر نہیں تو ہمیں کس بات پر غور کرنے کی دعوت دی گئی ہے؟

چوتھا الزام

(۴) ایک الزام یہ بیان کیا گیا تھا۔ کہ مولوی صاحب نے اپنی مجلس معتمدین کو اپنا مہمان داری الاؤنس کو بچانے کے لئے انجمن کی مالی حالت کی نسبت غلط راہ پر لگایا۔ اور دھوکہ دیا۔ کیا وہ دھوکہ اب دھوکہ نہیں رہا۔ بلکہ نہایت دیانت دارانہ فعل بن گیا ہے۔ اور اس بات کو میاں محمد صادق صاحب نے تسلیم کرلیا ہے۔

پانچواں الزام

(۵) ایک خاص الزام مولوی محمد علی صاحب پر میاں محمد صادق صاحب نے یہ لگایا تھا۔ کہ وہ انجمن جس کے مولوی صاحب دوامی پریذیڈنٹ اور امیر ہیں۔ مقروض ہونے کی وجہ سے سود ادا کرتی ہے۔ اس کا خرچ آمد سے زیادہ ہے۔ مگر باوجود اس کے مولوی صاحب اور ان کے بعض منظور نظر افراد کے شاہانہ اخراجات بدستور جاری ہیں۔ پھر انجمن کے تھوڑی تنخواہ کے ملازمین تو کئی کئی ماہ تک تنخواہ کی راہ تکتے رہتے ہیں۔ مگر مولوی صاحب کے انڈا۔ مرغی۔ اور مچھلی میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

یہ جو کچھ کہا گیا چشم دید واقعات کی بناء پر کہا گیا۔ کیا اب اس قسم کا چند سطری اعلان کرا دینے سے کہ مولوی صاحب سے جو اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔ انہیں ختم سمجھا جائے۔ مذکورہ بالا واقعات کو جھٹلایا جاسکتا ہے۔ ہم نے بڑا غور کیا۔ مگر یہ بات قطعاً ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ کس طرح شاہانہ اخراجات کو فقیرانہ اخراجات قرار دیا جاسکتا ہے۔ اور کس طرح انڈا مرغی۔ اور مچھلی کو آلو گوبھی شلجم بنایا جاسکتا ہے۔ اگر "پیغام صلح" کو کوئی ترکیب معلوم ہو۔ تو بتا دے۔

چھٹا الزام

(۶) میاں محمد صادق صاحب کا مولوی محمد علی صاحب کے متعلق یہ کہنا بھی الزام کا ہی رنگ رکھتا تھا۔ کہ وہ اپنے اختیارات کا اس طرح بھی ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ کہ زیر تصرف انجمن سے مسلسل قرض لئے جا رہے ہیں۔ لیکن کوئی تمسک یا اقرار نامہ لکھ کر نہیں دیتے۔ اور نہ اپنی کوئی جائیداد انجمن کے پاس انہوں نے رہن رکھی ہوئی ہے۔ حالانکہ ان کے پاس کافی جائیداد موجود ہے۔ مگر اس کے متعلق بھی معلوم نہیں ہو سکا۔ اب مولوی صاحب نے کیا طریق عمل اختیار کیا ہے جس سے انجمن کے روپیہ کے ضائع ہونے کا خدشہ دور ہو گیا ہے۔ صلح نامہ میں تو اس کے متعلق کوئی اشارہ نہیں پایا جاتا۔

ساتواں الزام

(۷) میاں محمد صادق صاحب کے متعلق جب اس بات کو مدنظر رکھا جائے۔ کہ انہوں نے اپنی عمر کا بہت بڑا حصہ پولیس کی ملازمت میں گزارا۔ ذمہ وار عہدوں پر کام کرتے رہے۔ اور ہر قسم کے جرائم کا کھوج لگانے میں مصروف رہے۔ اور پھر یہ دیکھا جائے کہ انہوں نے مولوی محمد علی صاحب کے متعلق یہانتک لکھا کہ ان کی قیادت اور صدارت میں مسلم ہائی سکول اور زمینوں کے معاملات میں انجمن سے ایسے ایسے افعال صادر ہوئے۔ جو دغا۔ خیانت اور رشوت کے جرائم کی حد کو پہونچتے ہیں۔ تو کہنا پڑتا ہے۔ کہ میاں صاحب موصوف یہ اعلان بغیر کسی ثبوت کے یونہی نہیں کرسکتے تھے۔ اور جب انہوں نے واقعات کی بناء پر یہ الزامات لگائے۔ اور اپنے پاس معقول ثبوت رکھتے ہوئے لگائے تو اب منت و خوشامد کر کے میاں صاحب کو راضی کر لینے سے یہ واقعات بدل کس طرح سکتے ہیں۔ اور موجودہ ثبوت غلط کیونکر ہو سکتے ہیں۔ اگر یہ سنگین الزام بغیر کسی ثبوت کے یونہی لگائے گئے تھے۔ درحقیقت ایسے افعال قطعاً صادر نہیں ہوئے۔ جو جرم۔ دغا۔ خیانت۔ اور رشوت کی حد تک پہونچتے۔ تو میاں محمد صادق صاحب کی پوزیشن سخت خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔ اور کہا جاسکتا ہے۔ کہ ساری عمر جرائم کا انسداد کرنے میں گزار کر بھی اپنے آپ کو اتنے بڑے معیوب فعل سے بچا نہ سکے۔ اور اپنے "حضرت امیر" کے خلاف انہوں نے بلاوجہ اور بلاثبوت نہایت سنگین الزامات لگانے سے دریغ نہ کیا۔ لیکن اگر جو کچھ انہوں نے کہا وہ حرف بحرف درست ہے۔ اور واقعات کی بناء پر درست ہے اور شہادتوں کے رو سے درست ہے۔ تو خوشنودی کے چند الفاظ لکھ دینے سے نادرست نہیں ہو سکتا۔

آٹھواں الزام

(۸) اسی سلسلہ میں ایک خاص الزام مولوی صاحب پر یہ بھی لگایا گیا تھا۔ کہ انہوں نے جماعت احمدیہ قادیان کے خلاف الزامات کی تشہیر میں ہمیشہ اخلاقی اور مالی مدد کی۔ اور رقوم بلاتفصیل کی مد سے دی جاتی رہیں مگر اعلانات میں اس کے خلاف کہتے۔ اور جھوٹ بولتے رہے۔ کیا "پیغام صلح" بتا سکتا ہے۔ کہ اب یہ الزام کس طرح غلط ہو گیا۔ مولوی صاحب اخلاقی مدد کے علاوہ بلاتفصیل کی مد سے جو رقوم ان لوگوں کو دلا چکے ہیں۔ جن کا کام جماعت احمدیہ کے خلاف الزامات کی تشہیر کرنا تھا۔ کیا وہ نہیں دی گئیں۔ یا واپس لے لی گئی ہیں۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر اس شرمناک الزام پر بھی قطعاً پردہ نہیں ڈالا جاسکتا۔

واقعات کو میاں محمد صادق صاحب بھی نہیں بدل سکتے

یہ ان الزامات میں سے چند ایک بطور مثال پیش کئے گئے ہیں۔ جو خان بہادر میاں محمد صادق صاحب نے مولوی محمد علی صاحب اور ان کی انجمن پر لگائے۔ ایک لمبے تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر لگائے۔ انجمن کا جنرل سیکرٹری ہونے کی وجہ سے دفتری رازوں سے واقف ہونے کے بعد لگائے۔ اپنے پاس ناقابل تردید ثبوت اور دلائل رکھتے ہوئے لگائے۔ وہ یہ کہہ دینے سے کیونکر غلط ہو سکتے ہیں کہ جملہ اختلافات کو ختم سمجھا جائے میاں محمد صادق صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ اپنے جملہ اختلافات کو ختم کر سکتے ہیں۔ اور ان کی منت و سماجت پر انہیں اپنی خوشنودی کا پروانہ بھی لکھکر دے سکتے ہیں۔ لیکن بڑے غور کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ کہ یہ بات ان کے بس کی بھی نہیں۔ کہ سچے اور درست واقعات کو بدل دیں۔ اور جرائم کو نیکیاں بنا دیں۔ اگر "پیغام صلح" اس بارے میں ہمارے ساتھ متفق نہ ہو۔ تو اسے چاہئیے وہ طریق پیش کرے جس سے صحیح اور درست واقعات کو بدل کر غلط قرار دیا جاسکتا ہے۔

فاستبقوا الخیرات

آجکل زمانہ قحط کا ہے۔ ہر چیز سخت گراں ہے۔ اور گراں پر گراں ہوتی جارہی ہے۔ ایسے زمانہ میں مالی قربانی کرنا بہت ثواب کا موجب ہے۔ خدا کے بندے ہر قسم کے دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ میاں محمد اسمٰعیل صاحب موصی کوئٹہ سے لکھتے ہیں۔ کہ میں اپنا حصہ آمد 1/10 کی بجائے 1/9 حصہ کرتا ہوں۔ اور یہ اضافہ اپنے ہر طرح کے غموں کے دور کرنے کا ذریعہ یقین کرتے ہوئے کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ موصی مذکور کی تمام امیدوں کو بارآور کرے اور بیش از پیش قربانی کرنے کی توفیق عطا کرے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ دیگر احباب بھی وصیت کے حصہ میں اضافہ کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ کیونکہ میں نے بارہا عرض کیا ہے کہ 1/10 حصہ کم از کم قربانی ہے معین کو ترقی کرنی چاہئیے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

اکسیر شباب

ہر غلطی اپنا اثر چھوڑتی ہے۔ پس اصل بات تو یہ ہے۔ کہ انسان میانہ روی اختیار کرے۔ لیکن گذشتہ غلطی کا علاج کرنا ہی پڑتا ہے اور وہ علاج

"اکسیر شباب"

ہے۔ اکسیر شباب نیا خون۔ نیا جوش پیدا کر دیتی ہے۔ قیمت تیس خوراک پانچ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

احمدی مبلّغین رانچی میں!

بھدرک میں تبلیغی خدمات کے بعد مبلّغین کا وفد ۵ر جولائی کو رانچی پہنچا۔ اور جناب ماسٹر محمد دین صاحب پال کے مکان پر فروکش ہوا ۶ر جولائی کو جناب مولوی سید محی الدین صاحب پلیڈر ایم۔ ایل۔ اے کی کوٹھی پر قریباً ایک سو معزز آدمیوں کی مجلس میں جناب مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلّغ اور حضرت علامہ راجیکی صاحب نے ہستی باری تعالیٰ کے اثبات میں تقریریں فرمائیں۔ اور حضرت فاضل راجیکی صاحب نے اپنی تقریر کے آخر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا پیغام بھی کھلے اور مدلل طور پر حاضرین کو پہنچایا۔ اس مجلس میں ایک دوسرا جلسہ اسی کوٹھی پر کرنے کی تجویز ہوئی۔ چنانچہ ۷ر جولائی کو شام کے وقت ایک جلسہ سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عنوان سے منعقد ہوا جس میں کئی وکلاء اور دیگر معززین کے علاوہ ایک ہندو پلیڈر اور مدرسہ اسلامیہ کے ہیڈ مولوی صاحب بھی شامل ہوئے۔

اوّل جناب مولوی محمد سلیم صاحب نے قریباً ایک گھنٹہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند مشہور احسانات کا تذکرہ فرماتے ہوئے ایک نئے اور دلچسپ رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو بیان فرمایا جس کو سنکر حاضرین بے حد مسرور اور متاثر ہوئے۔ پھر میں نے فارسی اور اردو اور اوڑیہ زبانوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں نظمیں سنا کر حاضرین کے شوق کو زیادہ کیا۔ چنانچہ ایک اور بڑا جلسہ کرنے کے لئے کئی غیر احمدی اصحاب کی ایک کمیٹی مرتب کرائی گئی۔ اس جلسہ میں جناب سید صاحب کی کوٹھی کا ہال بھرا ہوا تھا۔

۹ر جولائی کو یہ جلسہ انجمن اسلامیہ کے ہال میں منعقد ہونا قرار پایا۔ اور شہر میں منادی کرائی گئی۔ مگر افسوس کہ وقت پر بارش کی وجہ سے جلسہ منعقد نہ ہو سکا۔ اس کے بعد بھی کئی روز تک متواتر بارش ہوتی رہی۔ اور لوگوں کا اشتیاق پورا نہ ہو سکا۔ ہاں انفرادی طور پر ۹۔ اور ۱۱ تاریخوں میں جناب جعفر امام صاحب وکیل پٹنہ کو جو حسن اتفاق سے جناب سید صاحب کی کوٹھی پر فروکش تھے۔ قریباً ۳۔۳ گھنٹہ حضرت فاضل راجیکی صاحب اور جناب مولوی محمد سلیم صاحب فاضل نے تبلیغ احمدیت کی۔ اور ان کے کئی ایک اہم سوالات کے شافی اور معقول جوابات دیئے۔ یہانتک کہ بعض سوالات کے متعلق جناب وکیل صاحب موصوف نے فرمایا۔ کہ اب مجھے اطمینان ہو گیا۔ نیز سلسلہ احمدیہ کی دینی خدمات کا ذکر خیر سنکر قادیان جانے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ کتاب "سیرت مسیح موعودؑ" بھی دو دن تک مطالعہ فرماتے رہے۔

پھر جناب ماسٹر محمد دین صاحب پال نے چند ایک تبلیغی کتب بذریعہ ڈاک ان کو پٹنہ ارسال کیں آپ نے سلسلہ گفتگو میں بار بار فرمایا۔ کہ میرے علم میں بہت اضافہ ہوا۔ اور بہت سے شکوک رفع ہو گئے۔

۷ر جولائی کو ایک سکھ دوست جو یہاں کے بڑے گرنتھی سمجھے جاتے ہیں جناب مولوی عباد اللہ صاحب گیانی کی ملاقات کو آئے۔ اور سکھ کتب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے پیغام کو سُنا۔ اور اچھا اثر لے کر گئے۔

۸ر جولائی کو جناب مولوی محمد سلیم صاحب فاضل نے ایک یورپین لفٹنٹ صاحب کو جو کہ پہلے پادری بھی رہ چکے ہیں۔ اُن کی فرودگاہ پر جا کر تبلیغ احمدیت کی۔ اور انکی بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ لفٹنٹ صاحب نے اس نئے علم کا شکریہ ادا کیا جناب بابو محمد بشیر صاحب سیالکوٹی نے آسنسول سے اور بھائی واصل خانصاحب نانک ہزاری نے فوج کے کمپ سے آکر مبلّغین کرام سے ملاقاتیں کیں۔ حضرت فاضل راجیکی صاحب نے روزانہ درس قرآن کریم کے علاوہ ایک خطبہ جمعہ بھی پڑھا جس میں نماز۔ زکوٰۃ ادا کرنے اور اولاد کو دینی تعلیم و تربیت کرانے کی نصائح کیں۔

الغرض ایک ہفتہ تک یہ وفد احمدیہ جماعت رانچی کے اندر ایک بیداری پیدا کر کے مورخہ ۱۳ر جولائی کو جناب لفٹنٹ چودہری عبد اللہ خانصاحب امیر جماعت جمشید پور کی خواہش پر جمشید پور کو روانہ ہو گیا۔

جناب ماسٹر محمد دین صاحب مالک فرم اے۔ ڈی۔ پال برادرس نے باوجود سخت مصروفیت کے مبلّغین کرام کے ٹھیرانے کا انتظام احسن طور پر کیا۔ اور مخلصانہ خدمات کر کے حق مہمان نوازی ادا کیا۔ جزاہ اللہ فی الدارین خیراً

عاجز قریشی محمد حنیف قمر آنریری مبلغ نزیل رانچی

بیرون ہند کے خریداران "الفضل" کی خدمت میں ضروری گذارش

ذیل میں بیرون ہند کے ان خریدار اصحاب کے اسمائے گرامی درج ہیں جنکا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ ہر نام کے سامنے چندہ ختم ہونے کی تاریخ لکھدی گئی ہے۔ ہم ان احباب سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ فوراً اپنا اپنا چندہ ارسال فرما دیں۔ ہم زیادہ سے زیادہ ۱۵ر ستمبر تک انتظار کریں گے۔

منیجر "الفضل"

۷۲ - عبدالغفور صاحب	کرک زنجبار	۱۶ر مئی ۱۹۴۲ء
۱۴۷ - ڈاکٹر احمد دین صاحب	ٹانگانیکا	۳۱ر جولائی ۴۲ء
۱۸۴ - ڈاکٹر لال دین صاحب	کمپالہ	۲۵ر اگست ۴۲ء
۲۵۸ - اے ایچ ملک صاحب	نیروبی	۳ر اگست ۴۲ء
۲۸۸ - احمد ابراہیم اچھیا	ماریشس	۳۱ر اگست ۴۲ء
۴۰۳ - ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب	یوگنڈا	۱۰ر مارچ ۴۱ء
۴۲۷ - ٹی۔ اے۔ ڈار صاحب	ٹانگانیکا	۱۵ر ستمبر ۴۲ء
۴۳۷ - جناب محمد عبد اللہ صاحب	سوڈان	۱۰ر مئی ۴۲ء
۴۳۸ - محمد اسحاق صاحب	سوڈان	۶ر ستمبر ۴۲ء
۴۳۹ - مرزا یعقوب بیگ صاحب	مورد گورد	۲۲ر جولائی ۴۲ء
۴۴۳ - مرزا عطاء الرحمٰن صاحب	نیروبی	۳۰ر جون ۴۲ء
۴۴۵ - ایس۔ اے رحمٰن صاحب	امریکہ	۲۰ر جون ۴۲ء
۴۴۷ - سید بی۔ اے شاہ صاحب	کنیا	۱۲ر ستمبر ۴۲ء
۴۵۰ - عبد اللہ جان صاحب	زاہدان	۳۱ر جولائی ۴۲ء

ضروری اطلاع

"الفضل" کے جن خریدار اصحاب کا چندہ ۲۰ر اگست ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اُن کے اسمائے گرامی "الفضل" کے شمارہ ۱۶۵ (مورخہ ۱۸ر جولائی) میں شائع ہو چکے ہیں۔ احباب اُن میں اپنا نام دیکھ کر جلد سے جلد رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال کرنے کی کوشش فرما دیں۔ ہم یکم اگست تک رقوم کا انتظار کریں گے۔ اور دی۔ پی روکنے کی اطلاع کی تعمیل بھی اسی تاریخ تک ہو سکیگی۔ کیونکہ جو اصحاب نہ رقم ارسال فرمائیں گے اور نہ وی۔ پی روکنے کی اطلاع دیں گے۔ اُن کے نام یکم اگست کو وی۔ پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔

ہماری پے درپے التجاؤں کے باوجود بعض دوست ہر ماہ ایسے نکل آتے ہیں۔ جو وی۔ پی واپس کر دیتے ہیں۔ ہم احباب پر واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ وی۔ پی واپس کر دینے کا طریق نہایت نقصان دہ طریق ہے۔ اور اپنے قومی پریس کا احساس رکھنے والا کوئی احمدی اس طریق کو اختیار نہیں کر سکتا۔

خاکسار منیجر "الفضل"

حبّ بسماک

ہر قسم کی کھانسی اور دمہ کا کامیاب علاج ہے، قیمت یکصد قرص ۸ عہ

جان ہے تو جہان ہے

دل۔ دماغ و اعصاب کی طاقت کیلئے جس کے بغیر زندگی اجیرن ہو جاتی ہے

حبّ مروارید عنبری

بے نظیر دوا ہے۔ قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے (للعہ)

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

قلب الجم

یاد رہے کہ قلب الجم جیسی بیش بہا چیز ہر جگہ نہیں ملتی اسے نایاب تو نہیں کہا جا سکتا۔ مگر کمیاب ضرور ہے

طبیب عجائب گھر قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اطفال الاحمدیہ گوجرانوالہ کا کیمپ اور ٹورنامنٹ

اطفال الاحمدیہ گوجرانوالہ نے ۱۹ مئی کو ایک کیمپ لگانیکا انتظام کیا۔ تمام ممبران حاضر تھے۔ سوائے چند ایک کے جو کہ معذور تھے۔ قافلہ صبح ۶½ بجے روانہ ہوا۔ کیمپ بڑے سوئے پر لگایا جانا تھا۔ قافلہ ایک قطار میں ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار بلند آواز کے ساتھ پڑھتا جاتا تھا۔ ۷ بجے کے قریب قافلہ منزل مقصود پر پہنچ گیا۔ وہاں پہنچ کر ایک خاص جگہ کا انتخاب کیا گیا خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ کے دو ممبران جو کہ بہت مخلص تھے اور ایک قائد صاحب بھی ساتھ تھے جگہ کو صاف کیا گیا۔ اور وہاں خیمہ نصب کیا گیا۔ اطفال الاحمدیہ کا جھنڈا جو کہ اسی مہینہ میں بنایا گیا تھا۔ بہت اونچا لہرا رہا تھا۔ اور خیمہ کی شان کو چار چاند لگا رہا تھا۔ اس کے بعد ایک اکھاڑہ اونچی اور لمبی چھلانگ کے لئے تیار کیا گیا۔ ۹½ بجے قائد صاحب تشریف لائے۔ اور کھیلیں شروع ہو گئیں۔ اول اور دوئم رہنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔ میں قائد صاحب ان مخلص ممبران کا تہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے شمولیت اختیار کر کے کیمپنگ کو مضبوط بنایا۔ قائد صاحب نے انعامات دینے میں جو ہماری مالی امداد فرمائی۔ اس کا شکریہ میری زبان سے نہیں ہو سکتا۔ ایسی زبان کہاں سے لاؤں۔ کہ ان کا شکریہ بجا لاؤں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ مولا کریم ان کو اور موقعہ دے۔ ۱۲ بجے واپس آ گئے۔

۱۔ ۱۰۰ گز دوڑ اطفال	اول عبدالحفیظ	دوم عبداللطیف
۲۔ لانگ جمپ	" عبدالحفیظ	" عبداللطیف
۳۔ اونچی چھلانگ	" عبداللطیف	" عبدالقدیر
۴۔ اونچی آواز	" عبدالقدیر	
۵۔ سونگھنا	" عبدالجمیل	
۶۔ تلاوت۔ نظم۔ تقریر کل نمبر ۱۵	عبدالجلیل ۱۱/۱۵	

عبدالرشید کوثر پریذیڈنٹ مجلس اطفال الاحمدیہ گوجرانوالہ

کوٹلہ موسیٰ متصل قادیان میں پولیس اور سکھوں کا تصادم

کچھ دنوں سے قادیان اور کاہنووان کی پولیس قادیان کے ارد گرد کے دیہات میں گشت لگا رہی ہے۔ کیونکہ یہ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ قرب و جوار کے بدمعاش رات کو قادیان میں واردات کی نیت سے آتے ہیں۔ لیکن ناکہ بندی کی وجہ سے وہ اپنے بد ارادوں میں اکثر ناکام رہتے رہے ہیں کچھ دن ہوئے ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول قادیان میں چوری کی واردات ہوئی جس پر انچارج صاحب تھانہ کاہنووان اور انچارج صاحب چوکی قادیان نے مل کر رجادہ گاؤں میں راؤنڈ کیا۔ اور بعض مشکوک آدمیوں کے گھروں کی در بندی کر کے تلاشی لی جس پر کچھ برچھیاں اور چھویاں اور بہت سی ناجائز شراب پکڑی گئی۔ اور ملزمان کا چالان ہوا۔ اسی سلسلہ میں ۱۹ جولائی کی شب کو قادیان کی پولیس کوٹلہ موسیٰ میں گشت کرنے گئی۔ اور بعض مشکوک آدمیوں کے گھروں کی در بندی کی۔ جن میں سے ایک حویلی سکھ جھیوروں کی تھی۔ جب ان سکھ جھیوروں کو پتہ لگا۔ تو انہوں نے متفقہ طور پر پولیس پر حملہ کر دیا۔ اور نہ صرف مردوں نے بلکہ عورتوں نے بھی اس میں حصہ لیا۔ اور جتنے ناجائز شراب کے مٹکے اُن کے اندر تھے۔ توڑ ڈالے نیز انچارج صاحب چوکی پولیس چوہدری رادھا کشن صاحب پر حملہ کر کے ان کو کئی ضربات پہنچائیں۔ اس پر انہوں نے اپنے پسٹل سے پانچ فائر کئے۔ جن میں سے ایک فائر ایک ملزم کی ٹانگ پر لگا۔ اور گولی پار ہو گئی لیکن ہڈی وغیرہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ باقی ملزمان بھاگ گئے۔ بعض کانسٹیبلوں اور سوک گارڈ کے ممبروں کو بھی ضربات آئی ہیں۔ ہم افسران ضلع کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ آج کل کے حالات کی وجہ سے قادیان کے ارد گرد کے دیہات کے بدمعاش بہت دلیر ہو رہے ہیں۔ اور ایذاء رسانی کے کسی موقعہ کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ ان کے انسداد کی طرف فوری توجہ درکار ہے۔

معلوم ہوا ہے۔ اس واقعہ کی اطلاع جب صدر بٹالہ کے تھانہ میں پہنچی۔ تو انچارج صاحب تھانہ سردار بچن سنگھ صاحب فوراً مع ایک گارد کے کوٹلہ موسیٰ پہنچے۔ اور حالات پر قابو پا لیا۔ اب تفتیش جاری ہے

جب قادیان میں اس حادثہ کی اطلاع پہنچی۔ تو جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج نور ہاسپٹل مع اپنے مددگاروں کے مضروبین کی مرہم پٹی کے لئے کوٹلہ موسیٰ پہنچے۔ اور مرہم پٹی کر کے واپس آ گئے

باورچیوں کی ضرورت

احمدیہ کمپنی ۱۵/۶ پنجاب رجمنٹ کیلئے فوری طور پر چار باورچیوں اور دو بہشتیوں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب فوری طور پر دفتر نظارت امور عامہ میں آ جائیں۔ بشرطیکہ صحیح الجسم اور تندرست ہوں۔

ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ قادیان

ضروری نوٹس!

محکمہ ہذا میں ایک مقدمہ حمیدہ بیگم بنام حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری ایک عرصہ سے دائر ہے۔ حمیدہ بیگم صاحبہ نے (جو اُن کی اہلیہ ہیں) خلع کی درخواست کی ہے۔ حفیظ الرحمٰن صاحب کو دو رجسٹری چٹھیاں بھی بھیجی گئی ہیں۔ مگر وہ عمداً اطلاعیابی اور چٹھیوں کی وصولی سے گریز کر رہے ہیں۔

حفیظ الرحمٰن نے اپنی چٹھی مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۴۱ء میں اس بات کا وعدہ کیا تھا۔ کہ میں اس مقدمہ کے بارہ میں مفصل جواب بعد میں لکھونگا۔ مگر چھ ماہ تک بھی اُنکی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔

چونکہ یہ معاملہ بہت دیر سے چلا آ رہا ہے۔ اس لئے حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری کو نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ وہ ایک ماہ تک اپنا مکمل پتہ دیں۔ اور مقدمہ ہذا کی اصالتاً یا وکالتاً پیروی کریں۔ ورنہ اُن کے خلاف یکطرفہ کارروائی کی جائے گی۔

ناظم محکمہ قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں بلکہ درد سر کے مریض بہضمی کے شکار اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے اُن کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اور پھر ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں بس آج ہی

سرمہ ممیرا خاص

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے۔ خرید لیں۔ قیمت فی تولہ عہ چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۰

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۱۸ جولائی - جرمن فوجوں نے راسٹوف اور میکاپ کی طرف جانیوالے راستوں کی طرف اپنی پیشقدمی کو وسیع تر کر لیا ہے۔ آج سے چند روز پیشتر جرمن فوج میلی روف کے جنوب مغرب میں جنگ لڑ رہی تھی۔ کل جرمن فوج نے میلی روف کے جنوب میں روسی دفاعی لائن میں ایک شگاف پیدا کر دیا۔ اس شگاف نے جرمنوں کو کانسک سے قریب تر کر دیا ہے ٭

ماسکو ۱۸ جولائی - ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۱۷ جولائی کی رات کو روسی فوج نے علاقہ وورونیز اور میلی روف کے جنوب میں دشمن کو مصروف جنگ رکھا۔ محاذ کے دوسرے حصوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اس اعلان کے ضمیمہ میں بتایا گیا ہے کہ روسی فوج نے علاقہ وورونیز میں جرمنوں کو کسی قدر پیچھے ہٹا دیا۔ یہاں جرمن سخت مزاحمت کر رہے ہیں ٭

لنڈن ۱۸ جولائی - بوگوچار کے علاقہ اور میلی روف کے جنوب مشرق میں جنگ کی صورت حال تشویش ناک ہو گئی ہے۔ جرمن سپاہیوں اور ٹینکوں کی تعداد روسیوں سے زیادہ ہے۔ اور وہ اس کا پورا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ روسی فوج لڑتی ہوئی پیچھے ہٹ رہی ہے اور جرمنوں کو سخت سے سخت نقصان پہنچا رہی ہے ٭

قاہرہ ۱۸ جولائی - العالمین کے جنوب مغرب میں برطانی مورچے محفوظ ہیں ٭

ماسکو ۱۸ جولائی - ماسکو ریڈیو کا ایک اعلان مظہر ہے کہ روسی فوج وورونیز کے جنوب میں جوابی حملے کر رہی ہے اور جرمنوں سے دو اور گاؤں چھین لئے ہیں۔ اب جرمن مدافعت کر رہے ہیں۔ اور روسیوں کے جوابی حملے سخت تر ہوتے جا رہے ہیں لیکن حالت ابھی بدستور تشویش ناک ہے ٭

لنڈن ۱۸ جولائی - وزیر مصنوعات حرب مسٹر آلیور لٹلٹن نے آج ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جیسے خطرہ کا اب سامنا ہے، ایسا پہلے کبھی پیش نہیں آیا تھا۔ اس حقیقت سے انکار کرنا حماقت ہے کہ آنیوالے ۸۰ دن ہمارے لئے بیحد خطرناک ہیں۔ اسی تقریر میں آپ نے ان خطرات کا بھی ذکر کیا جو جرمنوں کی اس کوشش میں مضمر ہے کہ کاکیشیا سے روسی فوج کا سلسلہ مواصلات منقطع کر دیا جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ جرمن ابد وزیں امریکہ سے آنیوالے جہازوں پر حملے کر رہی ہیں اور اس امر کا بھی امکان ہے کہ ایک یہ زلزلہ کسی وقت بھی سرزمین مشرق کو ہلا دے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہمنے روس سے جو وعدہ کیا تھا اس کے مطابق ٹینک اور طیارے دیدیئے ہیں ٭

نئی دہلی ۱۸ جولائی - حکومت ہند نے ... یہ اعلان کیا ہے کہ گورنر جنرل نے ۲۰ جولائی سے حکومت ہند کے دو نئے محکمے کھولنے کی منظوری دیدی ہے۔ ان محکموں میں سے ایک کا نام "وار ڈیپارٹمنٹ" ہے اور دوسرے کا نام "ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ" اور "ڈیفنس کوارڈینیشن ڈیپارٹمنٹ" ۲۰ جولائی سے بند کر دیئے جائینگے۔ اس ضمن میں گورنر جنرل نے حسب ذیل تقرریوں کی منظوری دیدی ہے۔ وار ڈیپارٹمنٹ میں مسٹر سی۔ ایم ترویدی آئی۔ سی۔ ایس کو سکرٹری۔ مسٹر بیچن آئی۔ سی۔ ایس کو ایڈیشنل سکرٹری۔ ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ میں مسٹر سی میکسلو گوی کو سکرٹری اور سر ستندرا ناتھ رائے کو محکمہ وار ٹرانسپورٹ میں سکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔ سر گرو ناتھ بوردکو ڈاکخانوں اور محکمہ پرواز کا سکرٹری مقرر کیا گیا ہے ٭

کراچی ۱۸ جولائی - انسپکٹر جیلخانہ جات سندھ نے ایک بیان میں کہا کہ سندھ کی جیلوں اور سب جیلوں میں تین ہزار حُر قید ہیں۔ ان قیدیوں کو دوسرے قیدیوں سے الگ رکھا جاتا ہے اور ان سے دریاں، چٹائیاں بنانے کا کام لیا جاتا ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ جیلوں کی ہر جگہ انہیں رکھنے کیلئے استعمال کی جا رہی ہیں۔ اسلئے جیلوں میں کئی صنعتیں بند کر دی گئی ہیں۔ یہ بھی تجویز کی گئی ہے کہ کچھ حُر قیدیوں کو باہر کی جیلوں میں بھیجدیا جائے۔ ضلع تھرپارکر کے سیٹھی تعلقہ میں مزید پانچ حُر گرفتار کر لئے گئے ہیں ٭

امرتسر ۱۸ جولائی - ستی اکالی جتھہ کی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ زیر صدارت سردار سردول سنگھ صاحب پلیڈر ہوئی جسمیں تین ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ (۱) چونکہ بابا کھڑک سنگھ صاحب نے امرت پرچار اور پوترکھنڈا کی شان میں نامناسب الفاظ لاہور کے جلسہ سنٹرل اکالی دل میں استعمال کئے ہیں۔ اسلئے ستر ومتی کمیٹی اور شرومنی اکالی دل سے درخواست کیجاتی ہے کہ وہ تمام ماتحت گوردوارہ کمیٹیوں کے نام سرکلر جاری کریں کہ جبتک بابا کھڑک سنگھ سری اکال تخت کی حضوری میں آکر معافی نہ مانگیں بابا جی کو گوردوارہ کی حدود میں تقریر کرنے کی اجازت نہ دیجائے ٭

لاہور ۱۸ جولائی - پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ اس سال پنجاب میں گندم کی کمی نہیں ہونے دی جائے گی۔ پنجاب گورنمنٹ کا اعلان ہے کہ کوئی شخص سٹاک کرنے کی غلطی نہ کرے۔ اس سال پانچ روپیہ من سے قیمت بڑھنے نہ دی جائے گی۔ نیز گورنمنٹ اہم مرکزوں میں ۴۰ ہزار ٹن گندم سٹاک کر رہی ہے تاکہ ہنگامی حالات میں لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ نے "زیادہ خوراک پیدا کرو" کی تحریک شروع کی ہے۔ اس سلسلہ میں جو زمین پہلی مرتبہ کاشت کی جائے گی اسپر معاملہ نہیں لیا جائے گا ٭

لنڈن ۱۹ جولائی - سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مصر میں شمالی محاذ پر ہماری فوجیں مضبوطی سے جمی ہوئی ہیں۔ مرکزی محاذ پر وہ کچھ آگے بڑھیں۔ دشمن نے شام کے وقت جوابی حملہ کیا مگر منہ کی کھائی۔ جنوبی علاقہ میں ہمارے دستے برابر سرگرمی دکھاتے رہے۔ بلکہ کچھ آگے بڑھ گئے۔ ریت کے طوفان آرہے ہیں تاہم ہمارے طیاروں نے دو بار دشمن پر کامیاب حملے کئے۔ طبروق پر بھی حملہ کیا گیا۔ مرسا مطروح پر حملہ کر کے ہزاروں گیلن پٹرول تباہ کر دیا گیا۔ جو اسوقت ساحل پر اتارا جا رہا تھا۔ انگریزی بحری بیڑے کے طیاروں نے بھی ان حملوں میں حصہ لیا اور صرف تین واپس نہ آسکے ٭

ماسکو ۱۹ جولائی - آج تیسرے پہر کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ روسٹوف کو جانیوالی جرمن فوج برابر بڑھ رہی ہیں۔ وورونیش کے محاذ پر روس جم کر مقابلہ کر رہے ہیں۔ ایک علاقہ میں مارشل ٹموشنکو نے دشمن کو مغرب کی طرف پیچھے دھکیل دیا۔ کئی چوکیاں واپس لے لیں۔ جنوبی مورچہ پر بھی لڑائی کا زور بڑھتا جا رہا ہے۔ وارشیلوف گراڈ اور سٹالن گراڈ کے محاذوں سے کوئی خاص خبر نہیں آئی۔ شاید وہاں حملہ کا زور مدھم پڑ گیا ہو۔ لینن گراڈ پر کئی جرمن پیراشوٹ شہریوں کے لباس میں پکڑے گئے جن کے پاس ریڈیو سیٹ اور رائفلیں بھی تھیں ٭

لنڈن ۱۹ جولائی - برطانی طیاروں نے کل دن کے وقت روہر کے صنعتی علاقہ پر کامیاب حملہ کیا۔ شیر بروگ کے پاس دشمن کے ایک جہازی قافلے پر بھی حملہ کیا گیا۔ اور کئی جہازوں کو نقصان بھی پہنچایا گیا۔ مشرقی انگلستان میں دشمن کے ایک ہوائی جہاز نے کچھ بم گرائے۔ بعض لوگ زخمی ہوئے اور کچھ مالی نقصان ہوا۔ اسنے مشین گنوں سے بازاروں میں گولیاں چلائیں ٭

لنڈن ۱۹ جولائی - جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی طیاروں نے جزائر سالومن میں واقع کیسٹا کے جاپانی اڈے پر بمباری کر کے اسے نقصان پہنچایا ٭

لنڈن ۱۸ جولائی - امریکہ کے بحری مبصر نے اپنے بیان میں کہا کہ امریکہ کے پانیوں میں اتحادیوں کے ساٹھ جہاز ہر ماہ غرق ہو رہے ہیں۔ تجارتی جہازوں پر آبدوزوں کے حملے زیادہ تر برازیل کے ساحل اور ریاست مائین کے ساحل کے درمیان ہوتے ہیں ٭

دہلی ۱۸ جولائی - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ درآمد کرنیوالے تجارتی کنٹرولروں کو ہدایت دے دی گئی ہے کہ اخبارات کے کاغذ کی درآمد کے متعلق کوٹا کے جو لائسنس دیئے گئے تھے۔ انہیں پھر سے جاری کر دیں ٭

نیویارک ۱۸ جولائی - مقامی ڈیفنس کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ نیویارک میں رائن بیک کے قریب پیراشوٹ اترنے کی اطلاع ملی ہے۔ جن کا سراغ لگایا جا رہا ہے۔ سونگھنے والے کتے بھی سراغ رسانی میں شامل ہیں ٭

لنڈن ۱۸ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ اگر کوئی رکاوٹ پیش نہ آئی۔ تو اٹھارہ سو برطانی رعایا کے افراد جو اسوقت جاپان کی قید میں ہیں۔ اتنے ہی جاپانی قیدیوں کے عوض چھ ہفتہ کے بعد تبدیل کئے جائیں گے۔ برطانی رعایا کے افراد میں ۱۵۰ ہندوستانی ہیں ٭

لنڈن ۱۸ جولائی - شہر کے دلکش ترین محلہ ریجنٹس پارک میں گورنمنٹ برطانیہ نے ایک مسجد کی تعمیر کا فیصلہ کیا جس پر ساٹھ ہزار پونڈ صرف ہونگے ٭

لاہور ۱۸ جولائی - نوزائیدہ ہندو اخبار "پربھات" کی پانچ سو روپیہ کی ضمانت حکومت نے ضبط کر لی ہے اور مزید دو ہزار کی ضمانت طلب کی ہے ٭

لاہور ۱۸ جولائی - پنجاب ہائیکورٹ کے ایڈیشنل جج محمد منیر صاحب اپنے سابق عہدہ یعنی انڈین انکم ٹیکس ٹریبونل کے صدر کے عہدہ واپس جا رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی جگہ ہائیکورٹ میں کسی سکھ کو دیجائیگی ٭

چنگنگ ۱۸ جولائی - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برما میں لڑنیوالا ایک چینی جرنیل زخموں کی وجہ سے ہلاک ہو گیا ہے ٭

چنگنگ ۱۹ جولائی - چین کے سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ اتحادی طیاروں نے ہنکاؤ کے گھاٹوں پر حملہ کیا۔ جو بڑا کامیاب رہا۔ چینی فوجوں نے کیانگسی ریلوے کے علاقہ میں ایک اہم شہر کنگی پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ اور جاپانیوں کو یہاں سے پیچھے ہٹایا جا رہا ہے۔

انقرہ ۱۸ جولائی - ترکی کا ایک تیل لے جانے والا جہاز وزنی ۳ ہزار ٹن طرابلس کے پاس ڈوب گیا۔ یہ جہاز سکندریہ سے حیفا جا رہا تھا۔ کہ ساحل شام کے پاس کسی آبدوز نے اس پر تارپیڈو سے حملہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں وہ غرق ہو گیا۔ یہ نہیں معلوم ہو سکا۔ کہ حملہ آور آبدوز کس ملک کی تھی۔